© rasailojaraid.com

مدظلہ، مجلس عمل کے اتحاد واقتدار سے احتجاجاً باہر آگئے اور یوں حضرت قاضی صاحب اور حضرت والد صاحب مدظلہ کے درمیان ایک طویل رفاقت اور بھرپور فکری وذہنی ہم آہنگی کے باوجود ایک اختلاف رائے پیدا ہوا جو کہ ایک فطری امر ہے پھراس کے بعد دفاع پاکستان کی امریکی استعمار کے خلاف بھرپور تحریک اوراس کے اغراض ومقاصد کی قبولیت کے بعد فوراً ملی یکجہتی کونسل کے پلیٹ فارم کے احیاء سے وقتی اختلاف اور شکر رنجی نمایاں ہونے لگی (تو ابھی پچھلے دنوں مرحومہ چچی جان کے انتقال کے موقع پر حضرت قاضی صاحب اکوڑہ خٹک تعزیت کے لئے تشریف لائے تو کچھ دیر بعد باتوں باتوں میں دونوں قدیم رفقاء سفر ایک دوسرے سے گلے شکوے زباں پر لے آئے اور یوں الحمدللہ تمام غلط فہمیوں کا ازالہ دوران گفتگو ہوگیا اور قاضی صاحب کی آمد سے وہ رنجشیں زائل ہوگئیں) بہر حال حضرت قاضی صاحب پاکستان کی سیاست میں شرافت ورواداری کا ایک حسین باب تھے آپ نے بیماری، بڑھاپے اور جماعت اسلامی کی امارت سے استعفیٰ کے باوجود آخر دم تک عملی جدوجہد اور سیاست کی خاردار وادی سے قدم باہر نہیں نکالا۔

ایک بار جہانگیرہ میں ایک موقع پر دوران گفتگو ان سے سوال کیا گیا کہ آپ نے دل کا بائی پاس بھی کیا ہوا ہے پھر بھی آپ ہمہ وقت مصروف عمل رہتے ہیں کچھ آرام بھی فرمالیا کریں تو آپ نے مسکراتے ہوئے بیدل کا یہ مشہور شعر ہمیں سنایا۔ ؎

موجیم کہ آسودگی ما عدم ماست ما زندہ ازانیم کہ آرام نگیریم۔

''ہم سمندر کی موج کی مانند ہیں۔ کہ اگر آرام کریں تو معدوم ہو جائیں گے بے آرامی ہی ہماری زندگی وحیات کی دلیل ہے''۔ آپ کی زندگی کا نصب العین پاکستان کو ایک آزاد اسلامی ریاست کے روپ میں دیکھنا تھا سو اسی جدوجہد میں اپنی زندگی کی تمام تر توانائیاں صرف کیں حضرت علامہ اقبالؒ کے آپ بڑے شیدائی تھے زندگی بھر کلام اقبال آپ کا اوڑھنا بچھونا رہا راقم کا چونکہ آپ کے صاحب زادوں اور بھتیجوں کے ساتھ بھائیوں جیسا تعلق ہے اسی نسبت سے اور زیادہ مجھ سے خصوصی شفقت ومحبت فرماتے تھے حضرت والدہ ماجدہ کے انتقال کے موقع پر تعزیت کیلئے جب آپ تشریف لائے تو مجھ سے کان میں خصوصی طور پر کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے اپنی والدہ ماجدہ کی بڑی خدمت کی ہے یہ تمہاری فرمانبرداری کی علامت ہے میرے دل سے تمہارے لئے بڑی دعائیں نکلی ہیں اسی طرح سینٹ آف پاکستان کے الیکشن کے موقع پر آپ صبح سویرے ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے تو حضرت والد صاحب کی غیر موجودگی میں مجھے قلم کے ذریعے آئندہ کے الیکشن کے بارے میں متوقع ووٹز اور پوائنٹس کے بارے میں بتایا کہ انشاء اللہ تمہارے والد صاحب الیکشن میں آسانی کے ساتھ کامیاب ہو جائیں گے ان چھوٹے چھوٹے واقعات کا یہاں بیان کرنا ان کے بڑے پن کی بڑی واضح دلیل ہے افسوس حضرت قاضی صاحب جیسے بزرگ وزیرک رہنما کی جواں وتوانا آواز ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگئی۔

مولانا عبدالستار تونسویؒ: داغ فراق دینے والوں میں ملک کے ممتاز قدیم جید عالم دین حضرت مولانا

© rasailojaraid.com